استاذ العلماء
حضرت علامہ ابو احمد محمد صادق القادری مدظلہ
ایم اے اسلامیات و عربی و اردو و عربی آنرز آف ڈیرہ اسماعیل خان

والضحیٰ پبلی کیشنز
داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان
0300-7259263,0315-4959263

کتاب	عید الضحیٰ کا تحفہ
مصنف	استاذ العلماء حضرت علامہ ابو احمد محمد صادق القادری مدظلہ
کمپوزنگ	**ایمان گرافکس**
سرورق	اے، ڈی گرافکس
ناشر	**والضحی** پبلی کیشنز، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
لیگل ایڈوائزر	محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
تاریخ اشاعت	ذی القعدہ 1434ھ / اکتوبر 2013ء
تعداد	1100
قیمت	70 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ؛ مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0346-6021452، 0312-6561574

مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز؛ فیصل آباد، لاہور — **دار الاسلام**؛ داتا دربار مارکیٹ، لاہور

مکتبہ فیضان مدینہ بھکر۔اوکاڑہ۔لالہ موسیٰ۔جہلم — انوار الاسلام؛ چشتیاں، بہاول نگر

مکتبہ غوثیہ ہول سیل؛ کراچی — رضا بک شاپ؛ گجرات

اسلامک بک کارپوریشن؛ راول پنڈی — مکتبہ شمس وقمر؛ بھاٹی چوک، لاہور

مکتبہ قادریہ؛ لاہور، گجرات، کراچی، گوجراں والا — مکتبہ اہل سنت؛ فیصل آباد، لاہور

مکتبہ امام احمد رضا؛ لاہور، راول پنڈی — مکتبہ فیضان غوث، میر پور

ہجویری بک شاپ؛ گنج بخش روڈ، لاہور — ضیاء القرآن پبلی کیشنز؛ لاہور، کراچی

احمد بک کارپوریشن؛ راول پنڈی — مکتبہ برکات المدینہ؛ کراچی

مکتبہ درسِ نظامی؛ پاک پتن شریف — علامہ فضل حق پبلی کیشنز؛ لاہور

فہرست

مؤلف کا تعارف

از

(جگر گوشہ حضرت سلطان باہو محمد عاشق سلطان الحق قادری)

استاذ الاساتذہ محمد صادق القادری صاحب ہمارے دوست اور بھائی ہیں ۔ درس نظامی کے سینئر مدرس ۔ استاذ الحدیث اور بہترین فاضل خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک قادر الکلام شاعر بھی ہیں لیکن انکا اصل میدان درس و تدریس ہے ۔

ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ خیبر سرحد) میں پیدا ہوئے میٹرک تک یہیں تعلیم حاصل کی ماشاء اللہ ہر کلاس میں سکول کو ٹاپ کیا ۔ میٹرک کے بعد نورانی دار العلوم ڈیرہ اسماعیل خان میں قاری احمد نواز مرحوم سے حفظ قرآن کیا ۔ پھر جامعۃ المدینہ کراچی درس نظامی کیلئے تشریف لے گئے اور جامعہ کی تاریخ میں اولین فارغ التحصیل ہونے والے علماء اور فضلاء کی صف میں ممتاز مع اشرف پوزیشن کیا تھا درس نظامی مکمل کرنے کا اعزاز حاصل کیا ۔ عربی فاضل میں ڈیرہ بورڈ کو ٹاپ کیا ۔ انگلش فرسٹ ڈویژن ہولڈر ہیں ۔ اب پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو بھی مکمل کر چکے ہیں ۔

علامہ فیض احمد اویسی بہاولپوری علیہ الرحمہ سے کراچی میں دورۂ تفسیر القرآن مکمل کیا اور اختتام پر رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مرحوم (حضور والے) کے دست مبارک سے خصوصی انعام حاصل کیا ۔

علامہ شمس الہدیٰ مصباحی آف [illegible] سے کراچی میں ہی دورہ حدیث میں بخاری پڑھنے کی سعادت حاصل کی ۔

فیصل آباد میں حضرت محدث اعظم پاکستان کے شاگرد رشید شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الرشید رضوی آف جھنگ سے سنن ابی داؤد (کتاب الطہارۃ) کا ایک سبق بطور حصول برکت پڑھنے کا شرف بھی حاصل کیا ۔

علماء و سادات کرام سے خاص عقیدت رکھتے ہیں جو عالمانہ اور علمی و ادبی ذوق والے ہیں ۔ امت مسلمہ کے اجتماعی مسائل ۔ خدمت خلق اور ملک و قوم سے محبت کا درس دیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنی رحمت کے سائے میں رکھے آمین ۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

گدائے مدینہ

محمد عاشق سلطان الحق قادری

پرنسپل :۔ عزیزیہ پبلک سکول ڈیرہ اسماعیل خان

(جمعہ شریف) سرحد پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

ابتدائیہ

پہلے اِسے ضرور پڑھ لیجئے ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (الحدیث)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ۔

اِس حدیث پاک کی شرح میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ جو چیزیں فرض یا واجب ہیں اُن کے متعلق مسائل سیکھنا بھی فرض یا واجب ہے ۔ مثلاً نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ ، قربانی وغیرہ لہٰذا جن مسلمانوں پر قربانی واجب ہو اُن پر اِس کے مسائل سیکھنا بھی واجب ہے ۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے قربانی کے ضروری مسائل کو مختصراً آسان انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے ۔ قربانی رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے ، قربانی سنت ابراہیمی کی یادگار ہے ۔ قربانی اسلام کی نشانی ہے ۔ معبودِ حقیقی اللہ وحدہٗ

لاشریک کا پاک نام لے کر اُس کی بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہوئے اُسی کے نام پر ذبح کرنا اُسی کے لیے خون بہانا مشرکین اور اُن کے جھوٹے معبودوں کا رد ہے۔ قربانی شرک کی تباہی اور توحید کے دوام دلیتا پر دلیل ہے، قربانی دین کا شعار ہے، شرک کے مٹنے کی عظیم یادگار ہے۔ دورِ جاہلیت میں شرک کے اندھیروں میں بھٹکنے والے بتوں کو سجدہ کرتے تھے، بتوں سے دعائیں کرتے، بتوں کی بڑائی بیان کرتے ہوئے اُن کی عبادت کرتے، بتوں کو جان کا مالک سمجھتے بتوں سے مدد مانگتے، بتوں کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے۔ الغرض مالی عبادات، بدنی، قولی عبادات سب بتوں کیلئے مخصوص تھیں۔

دینِ اسلام کا اجالا ہوا تو شرک کو بیخ وبن سے اکھاڑ کر رکھ دیا اور مومن کی یہ شان بیان کی **قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ** (پ۸، الانعام)

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے کہ بے شک میری نماز و قربانی اور موت و حیات سب اللہ کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔" (سورۃ الانعام آیت 163)

اور ہر مسلمان نماز پنجگانہ میں کئی بار اعلان و اقرار کرتا ہے **اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ** یعنی میری تمام زبانی بدنی اور مالی عبادات سب اللہ ہی کیلئے ہیں۔

حکمِ ربانی ہوا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اُسی کے لیے قربانی کرو **وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ** حج ہو یا عمرہ اُسے اللہ ہی کے لیے مکمل کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادات کے ظاہری و باطنی تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے۔

آمین۔

اس کتاب میں کیا ہے؟ آپ کو پڑھ کر اندازہ ہوگا اور ان شاء اللہ آپ کا ایمان تازہ ہوگا کوئی غلطی پائیں تو نشاندہی و اطلاع کر کے اصلاح فرمائیں اور اجرِ عظیم کمائیں۔

ربِ غنی و قادر کا عبدِ فقیر و عاجز

محمد صادق القادری ڈیروی

خادم و خطیب

جامع مسجد بہارِ مدینہ۔ بازار ۳۔ گلی ۸۔ رضا آباد

فیصل آباد۔

رابطہ نمبر 0322 6375312

ذوالحج (مہینۂ حج) کے فضائل

قرآن پاک میں فرمایا۔

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۝

(پ ۳۰ - سورۃ الفجر)

ترجمہ: قسم صبح کی اور دس راتوں کی قسم۔

ان آیات میں صبح سے یکم ذوالحجہ کی صبح یا عیدالاضحیٰ کی صبح مراد ہے۔ اور دس راتوں سے ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں مراد ہیں۔ ان کی تفسیر میں اور بھی اقوال ہیں۔

احادیث کریمہ میں بھی ذوالحجہ کے مہینے کی اور خصوصاً اس کے پہلے دس دنوں کی بہت سی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ حصول برکت کے لئے چند احادیث ملاحظہ کریں۔

حدیث ۱: مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْهَا صِیَامَ سَنَةٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (ترمذی - ابواب الصیام)

ترجمہ: ماہ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں کی جانے والی نیکی و عبادت اللہ تعالیٰ کو باقی تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسند ہے

اس مہینے کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام شب قدر کے برابر ہے (ترمذی - ابواب الصیام)

اس مضمون کی احادیث بخاری میں بھی ہیں۔ جن میں ان دس دنوں کی عبادت کو جہاد سے بھی افضل و محبوب قرار دیا گیا ہے۔

(دیکھئے بخاری ج ۱ ص 333)

(**نو ذوالحجہ** کا روزہ **دو سال** کے گناہ مٹاتے۔)

حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نو ذوالحجہ کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔

(شعب الایمان ج 3)

مگر حاجی کے لیے عرفات میں نو ذوالحجہ کا روزہ منع ہے یعنی مکروہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

(دیکھئے صحیح ابن خزیمہ ج 3 ص 292)

حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ سے امید ہے کہ عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے

(مسلم شریف صد 590 حدیث 196)

علماء فرماتے ہیں کہ ایک سال بعد کے گناہ مٹنے سے مراد اجر و ثواب ہے یا اس کی برکت سے اللہ عزوجل گناہوں سے بچائے رکھے گا۔

برکت و قبولیتِ دعا کی 5 راتیں۔

حدیث :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ یعنی قبول ہوتی ہے۔

1 رجب کی پہلی رات 2 پندرہ شعبان کی رات 3 عید الفطر کی رات
4 جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات 5 عید الاضحیٰ کی رات

(الجامع الصغیر صد 241)

قربانی کی تعریف اور مقصدِ قربانی :۔

شریعت کیطرف سے چند مخصوص کیے گئے جانوروں میں سے کسی جانور کا مقرر

کردہ وقت کے اندر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے نیت کیسا تھ ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے

قربانی واجب ہونے کیلئے کچھ شرائط ہیں

ہر کام کیطرح قربانی میں بھی بندۂ مومن کا مقصود صرف مالک و مولیٰ کی رضا و خوشنودی اور اسکا قرب ہوتا ہے۔

سورۃ الحج میں ارشادِ ربانی ہے۔

لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

ترجمہ:۔ اللہ کو ہرگز نہ اُن (قربانیوں) کے گوشت پہنچتے ہیں نہ اُن کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس عزوجل تک باریاب ہوتی ہے

(سورۃ الحج پ 17 آیت 37)

قربانی کے فضائل

حدیث 1 :-

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِہْرَاقِ الدَّمِ اِنَّہٗ لَیَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِہَا وَاَشْعَارِہَا وَاَظْلَافِہَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ فِی الْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِہَا نَفْسًا (الحدیث)

(ابن ماجہ - ترمذی)

ترجمہ:- "ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن اولاد آدم کا عمل اللہ کے نزدیک قربانی سے زیادہ پیارا نہیں۔ اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگھوں۔ بالوں۔ اور کھروں کیساتھ آئے گا۔ اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے نزدیک قبولیت کے مقام کو پہنچ جاتا ہے۔ لہذا قربانی دل کی خوشی سے کرو۔"

حدیث 2 :-

مَا اُنْفِقَتِ الْوَرَقُ فِیْ شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ نَحْرٍ یُنْحَرُ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ۔

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ دراہم (پیسے) جو عید کے دن قربانی کیلئے خرچ کئے جائیں۔ وہ اللہ تعالی کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔

(طبرانی کبیر ج 11)

حدیث 3 :-

حدیث شریف کا مضمون ہے کہ قربانی کرنے والے کیلئے جانور کے ہر بال اور اون کے ہر بال کے بدلے (عوض) نیکی ہے۔

(بیہقی جلد 9)

حدیث 4 :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائیگی۔

(المعجم الکبیر)

قرآن پاک سے قربانی کے وجوب کا ثبوت

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ (الکوثر)

ترجمہ کنز الایمان:- تو تم اپنے رب کے لیئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

امام رازی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

اِسْتَدَلَّتِ الْحَنَفِيَّةُ عَلٰى وُجُوْبِ الْاُضْحِيَّةِ بِاَنَّ اللهَ تَعَالٰى اَمَرَهٗ بِالنَّحْرِ ۔

احناف اس آیت سے دلیل لائے ہیں کہ قربانی واجب ہے۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے مرادی معنی میں علماء کا اختلاف ہے۔

(تفسیر کبیر از امام رازی)

یعنی لفظ فَصَلِّ سے کونسی نماز مراد ہے۔ اور لفظ وانحر سے قربانی کرنا مراد ہے یا کچھ اور؟ اسمیں علماء کا اختلاف ہے۔

امام رازی لکھتے ہیں کہ وَالْاَقْرَبُ الْقَوْلُ الْاَوَّلُ

یہ پہلا قول قریب ترین ہے۔ یعنی یہ مراد لینا زیادہ مشہور و مناسب ہے کہ رب کے لیئے نماز پڑھو اور قربانی بھی صرف اپنے رب کیلئے ہی کرو۔

فَصَلِّ سے مطلقاً نماز مراد ہے اور نحر سے قربانی مراد ہے۔

(تفسیر کبیر)

امام رازی مزید لکھتے ہیں قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ حَمْلُهٗ عَلٰى نَحْرِ الْبُدْنِ اَوْلٰى لِوُجُوْهٍ

اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ وانحر سے مراد قربانی ہے اور یہ معنی باقی معانی سے اولیٰ ہے۔ اور اس کے اولیٰ ہونے کی پانچ وجوہات بھی نقل فرمائیں۔

تفسیر خازن میں ہے:

"لوگ غیر اللہ کی نماز پڑھتے تھے اور غیر اللہ کے نام کی قربانی کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص رب کے لیئے نماز پڑھنے اور رب کے حضور بانیت تقرب قربانی کرنے کا حکم دیا۔" (خازن)

بعض لوگ اس مغالطے میں ڈالتے ہیں کہ وانحر سے سینے پر ہاتھ باندھنا مراد ہے حالانکہ یہ بات تحقیق کے خلاف ہے۔

قربانی کے حکم میں فقہاء کا اختلاف

اکثر آئمہ مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ عزوجل کے فرمان "وَانْحَرْ" سے مراد قربانی کرنا ہے اور لفظ "وَانْحَرْ" (ف) سے امر ہے اور امر عموماً وجوب پر دلالت کرتا ہے اس لیے اکثر مفسرین کرام نے فرمایا کہ اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہے۔ اکثر نے لفظ "وَانْحَرْ" کے معنیٰ "قربانی" کو ترجیح دی ہے یہی احناف کا مؤقف ہے۔

امام الائمہ سراج الامۃ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مطابق قربانی واجب ہے۔ جبکہ امام شافعی، امام احمد وچند دیگر آئمہ کرام کے نزدیک قربانی سنت ہے۔

احادیث مبارکہ سے قربانی کے واجب ہونے کا ثبوت

1: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ مَنْ کَانَ لَہٗ سَعَۃٌ وَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔ (ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کو گنجائش ہو (یعنی غنی ہو) اور اُس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے"

(ابن ماجہ، عینی شرح بخاری) از علامہ عینی

2: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللّٰہِ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ (ترمذی)
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (از علامہ ملا علی قاری)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال مدینہ میں قیام فرمایا اور قربانی کرتے رہے"

3: حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شَهِدْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَلْیُعِدْ مَکَانَهَا اُخْرٰی وَمَنْ لَّمْ یَذْبَحْ فَلْیَذْبَحْ (بخاری ومسلم)

"حضرت جندب رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں قربانی کے دن بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا آپ نے فرمایا جس نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ اُس کی جگہ دوسری قربانی دے اور جس نے (نماز عید سے قبل) ذبح نہیں کیا تو وہ ذبح کر لے"

ملا علی قاری رحمۃ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔
اس سے معلوم ہوا کہ اعادہ کرنے (دوسری قربانی کرنے) کا حکم ہے اور شریعت میں وجوب کے سوا کسی اور چیز کے اعادہ کرنے کا امر معروف نہیں۔

شبہ

حدیث اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "جو قربانی کرنا چاہے"، یہ فرمان قربانی کے سنّت ہونے پر دلالت کرتا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ قربانی کرنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ (مسلم جلد دوم ص ۱۶۰) مِنْ شَعْرِہٖ ...... اِلٰی آخِرِ الْحَدِیْث۔

ترجمہ "جب ماہِ ذوالحجہ کا عشرۂ اوّل داخل ہو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ نہ بال کٹوائے نہ ناخن ترشوائے"

شبہ کا جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "جو قربانی کرنا چاہے" قربانی کے واجب ہونے کی نفی پر دلالت نہیں کرتا ہے کیونکہ "ارادہ" تو تمام فرائض کے لئے شرط ہے لہٰذا فرائض و واجبات میں بھی اس لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "

مَنْ اَرَادَ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ جو جمعہ کی نماز پڑھنا چاہے وہ غسل کرے۔" تو کیا جمعہ کی نماز پڑھنا سنت ہے؟

(خلاصۂ کلام اور امام اعظم کا فتویٰ)

علماء کرام کا قربانی کے حکم میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک قربانی واجب بعض کے نزدیک فرض، بعض کے نزدیک سنت مؤکدہ اور بعض کے نزدیک مستحب یعنی سنت مستحبہ ہے۔

امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق قربانی واجب[1] عملی ہے (جبکہ شرائط پائی جائیں) اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں اور تارکِ قربانی فاسق ہے[2]

(دیکھیے فتاویٰ قاضی خان و فتاوی سراجیہ وغیرہ)

---

[1] واجب اعتقادی نہیں۔ [2] بلا تاویل قربانی کو ترک کرنے والا فاسق ہے۔

قربانی کس پر واجب ہے

قربانی واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں۔ جس شخص کے اندر یہ شرائط پائی جائیں اس پر قربانی واجب ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ بس شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔ مسلمان ہونا۔ مقیم ہونا۔ مالکِ نصاب ہونا۔ بالغ ہونا۔

(1) مسلمان ہونا:۔

غیر مسلم یا مرتد پر قربانی واجب نہیں ہے۔

(2) مقیم ہونا:۔

جو شرعاً مسافر ہو اس پر بھی قربانی واجب نہیں۔ علماء کی تحقیق کے مطابق شرعی مسافر وہ ہے جو اپنے شہر کی حدود سے تقریباً ساڑھے ستاون میل یعنی بانوے کلومیٹر دور جانے کے ارادے سے نکل گیا ہو اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی ہو۔ ہاں مسافر قربانی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ منع نہیں بلکہ ثواب عظیم ہے۔

نوٹ:۔

جو حج کرنے والے اگر مسافر ہوں ان پر بھی قربانی واجب نہیں ہے۔

(3) مالکِ نصاب ہونا:۔

جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی ہو۔ وہ مالکِ نصاب (صاحبِ نصاب ہے) اسی طرح جس کے پاس اتنی چاندی کی مالیت ہو۔ یا مالِ تجارت اتنی مالیت کا ہو (جو ضروریاتِ زندگی سے زائد ہو) وہ بھی مالکِ نصاب ہے۔ قربانی و صدقہ فطر کیلئے یہ نصاب اور ہے جبکہ زکوٰۃ واجب ہونے کیلئے نصاب اور ہے تفصیل کیلئے دیکھئے کتبِ فقہ۔

نوٹ:۔

قرض ادا کرنے کے بعد ذکر کردہ نصاب باقی نہ رہے تو صاحبِ نصاب نہ رہے گا۔

قرض کی اقسام:۔

قرض (دین) کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

(i) اللہ کا دین (ii) بندوں کا دین

اللہ کا دین:۔

جو کسی بندے پر سابقہ سالوں کی زکوٰۃ یا قربانی یا کسی قسم کے کفارہ کی صورت میں ہو۔

بندوں کا دین:۔ لوگوں کے واجبات جو اس کے ذمہ ہوں مثلاً

کسی سے رقم ادھار لی یا کوئی چیز خریدی تھی اور اسکی قیمت
ابھی ادا کرنی ہو وغیرہ۔

(4) بالغ ہونا:-

نابالغ پر قربانی واجب نہیں اگرچہ وہ صاحب نصاب
ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر عمر پندرہ سال ہو گئی تو شرعاً بالغ تصور ہو گا۔
خواہ مرد ہو یا عورت خواہ ابھی تک بلوغت کی کوئی علامت
ظاہر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

نوٹ:-

مالک نصاب کو صاحب نصاب یا غنی کہتے ہیں اور جو مالک نصاب
نہ ہو اسے شرعی فقیر کہتے ہیں

ضروریات زندگی کی وضاحت۔

وہ اشیاء جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔
اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید دشواری ہوتی ہے۔
مثلاً رہنے کا گھر۔ پہننے کے کپڑے۔ سواری۔ علم دین کے متعلق
کتابیں اور ہر پیشہ ور شخص کے اس کے متعلق اوزار وغیرہ۔

(بہار شریعت)

قابل غور:-

سب کو چاہیے کہ اپنے اپنے گھروں میں بغور نظر دوڑالیں
کہ ضروریات زندگی سے زائد چیزیں اگر ہیں اور ان کی مالیت
نصاب تک پہنچ جائے تو قربانی واجب ہے اور اگر ان
چیزوں کے علاوہ ہی صاحب نصاب ہے تو قربانی پہلے ہی سے
واجب ہے۔

لہٰذا اگر کسی کے گھر میں غیر ضروری اشیاء
ہوں۔ مثال کے طور پر۔ ڈیکوریشن سامان اور
شو پیس ضروریات سے زیادہ مکانات، خالی پلاٹ، بیٹریاں
پینٹنگز۔ کھیل کود کا سامان وغیرہ سب زندگی کی
ضروریات سے زائد ہیں۔ یہ ضروریات زندگی میں شامل نہیں۔

قربانی واجب ہونے کا سبب

قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے۔ وقت
سے پہلے قربانی کر ڈالی تو واجب ادا نہ ہو گا، قربانی کا وقت 10
ذی الحجہ کی صبح صادق سے لیکر 12 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک
(تین دن اور دو راتیں) ہے۔

مسئلہ :۔ مالک نصاب نے قربانی کی منت مانی تو اس کے ذمے دو قربانیاں واجب ہو گئیں ایک وہ جو غنی پر واجب ہوتی ہے اور ایک منت کی وجہ سے نیز جتنی قربانیوں کی منت مانی سب واجب ہیں

(درمختار ، ردالمحتار)

مسئلہ :۔ اگر کسی پر قربانی واجب ہے اور اس وقت اس کے پاس رقم نہیں ہے تو قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے ورنہ گنہگار ہے۔

(دیکھئے فتاویٰ امجدیہ وغیرہ کتب فقہ)

مسئلہ :۔ قربانی کرنے والے کا یکم ذی الحج تک قربانی ہو چکنے تک ناخن نہ کاٹنا ، حجامت نہ کرانا بہتر و مستحب ہے ، لازم نہیں۔

نوٹ :۔ یاد رہے کہ چالیس دن کے اندر اندر ناخن تراشنا بغلوں اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چالیس دن سے زیادہ تاخیر گناہ ہے۔

لہٰذا اس بات کا خیال رکھے کہ ایک مستحب کام کیلئے چالیس دن سے زیادہ تاخیر کر کے گناہ کا مرتکب نہ ہو جائے۔

مسئلہ :۔ نابالغ کیطرف سے اگرچہ قربانی واجب نہیں مگر کر دینا

بہتر ہے اور اس سے اس کی اجازت لینا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ :۔ وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں جیسے نیل گائے ، جنگلی بکرا اسی طرح خنثی جانور (جس میں نر و مادہ دونوں کی علامات ہوں) کی قربانی بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ :۔ چونکہ پاکستان میں قبلہ مغرب کیطرف ہے لہٰذا جانور کا سر (بوقت ذبح) جنوب کیطرف ہونا چاہیئے تاکہ جانور الٹے پہلو لیٹا ہو اور جانور کی پیٹھ مشرق کی طرف ہو تاکہ اس کا منہ قبلہ کیطرف ہو جائے۔

مسئلہ :۔ میت کی طرف سے قربانی کی حالانکہ میت نے اس قربانی کی وصیت نہ کی تھی ، تو اب اس قربانی کرنے والے کا اپنا واجب بھی ادا ہو جائے گا یا نہیں؛ اس میں علماء کا اختلاف ہے[۱] اور یہ قربانی اس کے ملک میں ہو گی اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے۔ اور غنی و فقیر سب کو کھلا سکتا ہے۔

(فتاویٰ شامی و فتاویٰ قاضی خان میں اس مسئلہ کی صراحت و وضاحت موجود ہے)

مسئلہ : ذبح کے وقت نکلنے والا خون دم مسفوح ناپاک ہے گو بہ بھی ناپاک ہے لہٰذا اگر کپڑے ، بدن ، وغیرہ کسی چیز پر لگ جائے تو اسے

۱؎ فتاویٰ قاضی خاں برحاشیہ عالمگیری ج 3 ص 352 مطبوعہ رشیدیہ سرکی کوئٹہ

فقیر کا موقف یہی ہے کہ بلا وصیتِ میت اگر کسی نے میت کیطرف سے قربانی کر ڈالی تو قربانی کرنے والے کا اپنا واجب بھی ساقط ہو جانا چاہیے۔ واللہ اعلم جیسا کہ غیر کیطرف سے حج کرنے والے کا اپنا فرض حج بھی ادا ہو جاتا ہے (الفتاویٰ فریدی) مگر چونکہ علماء کرام میں کلام ہے لہٰذا غنی اپنے واجب کو ادا کرنے کی نیت سے ہی قربانی کرے۔

پاک کیا جائے۔

مسئلہ: - میت کی طرف سے کی جانے والی قربانی جو میت کی وصیت سے کی اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ نہ خود رکھ سکتا ہے نہ کسی غنی کو دے سکتا ہے۔

مسئلہ: - کسی ادارے کے لئے چندہ دیا گیا۔ اب اس چندے کی رقم سے اجتماعی قربانی کے لئے بیچنے کے واسطے جانور خریدنا یا چندے کی رقم سے کاروبار کرنا جائز نہیں اگرچہ نیک مقصد کیلئے ہی کیوں نہ ہو۔

ایسا کرنا چاہیں تو ہر چندہ دینے والے سے صاف الفاظ میں اجازت لینا ضروری ہے۔

مسئلہ: - ذبح کرنے کے بعد اس جانور کا سارا گوشت ایک ایسے بالغ مسلمان کو ہبہ کر دیں کہ جو ان کی قربانی میں شریک نہ ہو۔ اب وہ اندازے سے بھی سب میں تقسیم کر سکتا ہے۔ یہ اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کا ایک حیلہ ہے۔ ہبہ سے مراد یہ ہے کہ کسی کو تحفتاً پیش کر کے مالک بنا دینا۔

قربانی کا رکن :-

مخصوص جانوروں میں سے کسی جانور کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا قربانی کا رکن ہے۔ مخصوص جانوروں سے مراد وہ جانور جن کی قربانی مطلوب و مشروع ہے۔

لہٰذا کسی پرندے یا وحشی جانور مثلاً ہرن۔ بارہ سنگھا۔ خرگوش وغیرہ کی قربانی کی تو واجب ادا نہ ہوگا۔

اہم مسئلہ

قربانی واجب ہونے کی جو شرائط ہیں۔ ان شرائط کا پورے وقت کے اندر پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لئے جو وقت مقرر ہے۔ اس وقت کے کسی بھی حصے میں شرائط پائی گئیں تو قربانی واجب ہے۔ مثلاً پہلے کافر تھا۔ وقت کے اندر اندر مسلمان ہو گیا۔ پہلے مسافر تھا وقت کے اندر اندر مقیم ہو گیا پہلے فقیر تھا۔ وقت کے اندر مالدار ہو گیا تو قربانی واجب ہے (عالمگیری)

کونسے دن قربانی کرنا افضل ہے۔

سب سے پہلے دن یعنی دس ذی الحجہ کو قربانی کرنا افضل ہے اسکے بعد دوسرے

دن پھر تیسرے دن۔

قربانی کی اقسام:-

قربانی کی تین اقسام ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) غریب و مالدار پر واجب:

غریب اور مالدار یعنی فقیر اور غنی دونوں پر واجب ہو۔ اسکی صورت یہ ہے کہ قربانی کی منت مانی مثلاً یہ کہا کہ اللہ کے لئے مجھ پر بکری کی قربانی کرنا ہے۔ یا اس بکری کی قربانی کرنا ہے۔

(ii) صرف غنی پر واجب:-

اسکی صورت یہ ہے کہ شریعت میں غنی کو قربانی کرنے کا حکم ہے جو اس پر واجب ہے۔ اور اس پر واجب ہونے کی کئی حکمتیں ہیں۔

(iii) صرف فقیر پر واجب:-

اسکی صورت یہ ہے کہ فقیر نے قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت قربانی کی نیت کی تھی تو اس فقیر پر اس جانور کی قربانی واجب ہے۔

غنی پر تو ویسے ہی قربانی واجب تھی۔ جبکہ فقیر نے قربانی کی نیت

سے جانور خرید کر ایک غیر واجب چیز کو اپنے اوپر خود ہی واجب کر لیا۔ اب پورا کرنا ضروری ہے۔ جیسے نفل نماز شروع کر دینے کے بعد پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:- فقیر نے قربانی کی ایام ختم ہونے سے پہلے غنی ہو گیا تو پھر قربانی کرے کہ پہلے قربانی جو کی وہ نفل تھی اب واجب ہے۔

مسئلہ:- قربانی کے وقت میں قربانی کرنا واجب ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی کے اس نے جانور یا اسکی قیمت صدقہ کر دی یہ کافی نہیں۔ ہاں خود قربانی کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ دوسرے کو اجازت دے دی اس نے کر دی تو جائز ہے کہ قربانی میں نیابت ہو سکتی ہے نماز میں نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ: قربانی دن کے وقت کرنا افضل ہے رات میں بھی ذبح کرنا درست ہے مگر ناپسندیدہ[1] ہے۔

مسئلہ: شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز عید ہو چکے لہٰذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی کہ قربانی کا واجب ادا نہ ہوگا۔ البتہ جانور حلال ہے۔ اگر نماز عید ہو چکی مگر ابھی خطبہ نہ ہوا تو قربانی ہو جائیگی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اگر شہر میں متعدد جگہ

---

[1] لیکن اگر اچھی طرح روشنی کا انتظام کر لیا جائے کہ ذبح وغیرہ میں دشواری نہ ہو تو رات میں ذبح کرنا ناپسندیدہ بھی نہیں۔

نماز عید ہو تو پہلی جگہ نماز عید ہو جانے کے بعد قربانی جائز ہے۔

(شامی۔ کتاب الاضحیہ)

مسئلہ:۔ دسویں ذی الحجہ کو اگر عید کی نماز نہیں ہوئی تو قربانی کیلئے یہ ضروری ہے کہ وقت نماز جاتا رہے۔ یعنی زوال کا وقت آجائے۔ اب قربانی ہو سکتی ہے۔

ہاں دوسرے یا تیسرے دن گیارہ و بارہ ذی الحجہ کو نماز عید سے پہلے بھی قربانی ہو سکتی ہے[1]

(شامی)

مسئلہ:۔ اگر کسی وجہ سے نماز عید کا اعادہ کرنا پڑے تو صرف نماز کا اعادہ کیا جائے گا۔ اس پہلی نماز کے بعد کی جانے والی قربانی کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

(شامی)

منیٰ میں قربانی کا وقت:۔ چونکہ منیٰ میں نماز عید نہیں ہوتی لہٰذا جو قربانی کرنا چاہے طلوع صبح صادق کے بعد کر سکتا ہے۔

[1] جبکہ کسی عذر کی وجہ سے پہلے دن نماز عید نہ پڑھی جا سکی ہو۔

مقروض پر قربانی:۔

جس پر قرضہ ہو اس کے مال سے قرض کی مقدار نکال کر اگر نصاب باقی رہے تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔

قربانی کا جانور گم ہو گیا تو؟

مالک نصاب نے قربانی کیلئے جانور خریدا تھا۔ وہ گم ہو گیا اور اس شخص کا مال نصاب سے کم ہو گیا یعنی اس کے پاس رقم کم ہے اور قربانی کا دن آ گیا تو اس پر یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اگر وہ گمشدہ جانور قربانی ہی کے دنوں میں مل جائے اور یہ شخص اب بھی صاحب نصاب نہیں ہے تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب نہیں ہے۔

(عالمگیری)

قربانی کے بجائے مصیبت زدگان کی امداد کرنا؟

قربانی، حج، مساجد وغیرہ اسلام کے شعائر اور نشانیاں ہیں۔ اسلام کے شعائر کو باقی رکھنا چاہیے۔ اور یہ شعائر انشاء اللہ باقی رہیں گے۔
قربانی ہر صاحب نصاب پر واجب ہے۔ اور قربانی

کے **وجوب** پر دلائل موجود ہیں۔ لہٰذا دین کے فرائض و واجبات
کو ساقط کرنے کا کسی کو اختیار نہیں اسلئے قربانی کو باقی رکھنا چاہیے
اور سیلاب زدگان۔ زلزلہ زدگان۔ غرباء و فقراء کی قربانی کے
ساتھ ساتھ دیگر ذرائع سے بھی اخلاقی و مالی امداد بھی جاری رہنی چاہیے
فرائض و واجبات ساقط نہیں ہوسکتے البتہ نفلی کام
جیسے نفلی حج۔ عمرہ۔ صدقہ وغیرہ کو موخر کرکے یہ رقم سیلاب زدگان
و آفات سماوی و ارضی کے متاثرین پر خرچ کی جاسکتی ہے اور
خرچ کرنی چاہیے۔

مالی حیثیت والے لوگ اگر اپنے روزمرہ کے مصارف
یا تعیشات میں کمی کرکے بچائی ہوئی رقم ان متاثرین کی مدد پر
صرف کریں تو یہ ان کی دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اور اعلیٰ انسانی
قدر بھی۔

حدیث

ارشادِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ

(الجامع الکبیر)

قربانی بھی ضرورت مند انسانوں کی خدمت کا ایک ذریعہ ہے

مویشی پالنے والے اور ان کی خرید و فروخت کرنے والے
قصاب و ذبح کرنے والے۔ چمڑے کے کاروبار سے
تعلق رکھنے والے۔ مویشیوں کے چارہ و ضروریات قربانی کا
سامان مہیا کرنے والے وغیرہ سب لوگوں کو قربانی سے
بے شمار فوائد ملتے ہیں۔

قربانی اسلام کا شعار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مبارک طریقہ ہے۔ قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ غریبوں
اور ناداروں کی مدد کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی

حضرت حنش سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو دیکھا کہ وہ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہیں۔ میں نے کہا
یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے قربانی کروں لہٰذا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

(ترمذی)

مسئلہ: ۔ فوت شدہ کی طرف سے قربانی کی اور اس میت نے کہہ دیا تھا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے خود نہ کھائے۔ بلکہ سارا گوشت صدقہ کر دے اور اگر میت نے نہ کہا تھا تو کھا سکتا ہے۔ یعنی خود بھی کھائے اور صدقہ بھی کر دے کل گوشت صدقہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ: ۔ کسی کو کوئی چیز اجرت میں دینا بیچنے ہی کے معنی میں ہے۔ لہٰذا قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اسمیں کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔

قربانی کا وقت گزر گیا اور واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کی تو کیا حکم ہے، کیا اس جانور کو زندہ صدقہ کر دیا جائے؟

قربانی کیلئے خریدے ہوئے جانور کی قربانی اگر ایامِ قربانی میں کسی وجہ سے نہ کی تو فقیر کیطرح مالدار بھی بعینہٖ اس جانور کو زندہ صدقہ کر دے اور ذبح کر کے صدقہ کرنے کی صورت میں اسکا گوشت خود نہ کھائے کیونکہ اس جانور کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ اور جانور کو ذبح کرنے سے قیمت میں جتنی کمی آئی اتنی رقم صدقہ کرنا ہوگی۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے ردالمحتار علی الدر المختار ج ۹)

کیا چوتھے دن قربانی کے متعلق کوئی روایت ہے؟

جی ہاں مگر یہ روایات اپنی تمام سندوں کیساتھ ضعیف ہے۔

کسی ایک صحیح یا حسن روایت سے بھی چوتھے دن کی قربانی ثابت نہیں۔ جمہور کے نزدیک قربانی صرف تین دن ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَلْاَضْحٰی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی یعنی قربانی والے دن کے بعد مزید دو دن قربانی ہوتی ہے۔

(موطا امام مالک ج ۲ و سندہ صحیح)

قربانی کے ایام صرف تین، چوتھے دن قربانی نہیں۔

شمس الائمہ لکھتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک ایام نحر صرف تین
ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ایام نحر صرف تین ہیں
ان میں پہلا دن افضل ہے"۔ اور جب تیسرے دن سورج غروب
ہو جائے تو پھر اس کے بعد قربانی جائز نہیں کیونکہ یہ قربانی ایام نحر
کے ساتھ خاص ہے ۔ نہ کہ ایام تشریق کے ساتھ ۔

(المبسوط جلد ۱۲ بیروت)

مسئلہ: ۔ قربانی کے ایام گزر گئے جبکہ قربانی کا جانور معین کر
چکا تھا ۔ اور قربانی نہ کی اب اس جانور کو زندہ صدقہ کر دے خواہ
وہ شخص غنی ہو یا فقیر اگر جانور ذبح کر ڈالا تو سارا گوشت صدقہ
کرے اور خود اس گوشت میں سے کچھ نہ کھائے اگر جانور بیچ
ڈالا تو ساری قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے ۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔ کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے
قربانی کر دی جائے اور جانور یا قیمت وغیرہ کی کوئی قیمت یا تفصیل
یا وضاحت بیان نہ کی تو قربانی کا کوئی سا بھی جانور مثلاً بکری یا گائے قربانی

کر دینے سے وصیت پوری ہو گئی

اگر منت مانی اور کوئی جانور مخصوص نہ کیا تو کیا حکم ہے؟

قربانی کی منت مانی اور یہ معین نہ کیا کہ کونسا جانور مثلاً گائے یا بکری قربانی
کرے گا؟ تو قربانی کا کوئی سا بھی جانور قربانی کر دینا کافی ہے ۔ اور اگر بکری،
بھیڑ کی قربانی کی منت مانی تو بڑا جانور اونٹ ۔ گائے قربان کر دینے
سے بھی منت پوری ہو جائیگی ۔

نوٹ: ۔

قربانی اگر منت کی ہے تو خود اسمیں سے کچھ نہ کھائے
بلکہ سارا گوشت صدقہ کر دے اور اگر کھایا تو جتنا کھایا اسکی قیمت
صدقہ کر دے ۔

(عالمگیری)

نماز عید مکمل ہونے سے پہلے جانور ذبح کر دیا تو اسکا حکم؟

نماز عید مکمل ہونے سے قبل ذبح کا حکم یہ ہے کہ اگر امام
نے ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو قربانی نہ ہو گی ۔ اگر امام نے ایک طرف
سلام پھیر لیا دوسری طرف باقی تھا کہ جانور ذبح کر دیا تو قربانی ہو گئی بہتر یہ
ہے کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے پھر قربانی کی جائے (عالمگیری)

قربانی کا جانور کیسا ہونا چاہیے؟

مسئلہ: اگر تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہے. اور اگر زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہو گی.

(درمختار)

مسئلہ: جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے.

مسئلہ: جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اس کی قربانی جائز نہیں ہے

(عالمگیری)

مندرجہ ذیل عیوب والے جانور کی قربانی جائز نہیں.

1. ایسا پاگل جانور جو چرتا نہ ہو.
2. اتنا کمزور کہ ہڈیوں میں مغز نہ ہو.
3. اندھا جانور
4. کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو.
5. ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو.
6. ایسا لنگڑا جو چل کر قربان گاہ تک نہ جا سکے.

7. جس کے کان کا اکثر حصہ کٹا ہوا ہو.
8. جس کی دم یا چکی کا اکثر حصہ کٹا ہوا ہو
9. ناک کٹا ہوا جانور
10. جس کے دانت نہ ہوں.
11. تھن کٹا ہوا جانور
12. جس جانور کے تھن سوکھ گئے ہوں.
13. دو تھنوں والے جانور کا ایک تھن بھی خشک ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں. چار تھنوں والے جانور کا ایک تھن خشک ہو تو قربانی جائز ہے مگر مکروہ ہے.

(عیب)

جانور میں عیب سے مراد وہ عیب ہے: جو تاجروں کے نزدیک عیب شمار ہوتا ہو اور قیمت میں کمی کا باعث ہو. عموماً خصی ہونا عیب نہیں ہے. سنت سے خصی جانور کی قربانی ثابت ہے.

(ابوداؤد)

مسئلہ: جو بکرا خصی نہیں ہوتا وہ اکثر پیشاب پینے کا عادی ہوتا

ہے ایسے بکرے کے گوشت سے بدبو زائل ہوگئی تو کھا سکتے ہیں ورنہ مکروہ و ممنوع ہے۔ (بہار شریعت)

خصی جانور کی قربانی افضل ہے۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے دن دو سُرمئی رنگ کے اور سینگوں والے خصی مینڈھے ذبح کئے

(ابوداؤد)

سوال: بھینس اور بھینسے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

بھینس گائے کی قسم سے ہے۔ اسلئے اسکی قربانی جائز ہے۔ آجکل کچھ لوگ اسکی قربانی کا انکار کرتے ہیں حالانکہ ان کے مسلّمہ اکابر بھینس کی قربانی کو جائز مانتے ہیں۔ (دیکھیے)

غیر مقلدین کے عالم ثناء اللہ امرتسری کا یہی موقف ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ج 1)

غیر مقلدین کے عالم ومفتی ابوالبرکات کا یہی موقف ہے۔ (فتاوی برکاتیہ صد 341)

غیر مقلدین کے عالم و امام عبدالستار دہلوی کا یہی موقف ہے۔ (فتاوی ستاریہ ج 3)

ان کے عالم نعیم الحسن ملتانی کا یہی موقف ہے (دیکھئے ان کی کتاب "بھینس کی قربانی")

ان کے امام نذیر حسین دہلوی کا یہی موقف ہے۔ (فتاوی نذیریہ ج 3)

جانور کی عمر کتنی ہو؟

اونٹ۔ اونٹنی:-

کم از کم پانچ سال کا ہو اس سے کم عمر والے کی قربانی جائز نہیں زائد ہو تو افضل ہے۔

گائے۔ بیل۔ بھینس۔ بھینسا:-

کم از کم دو سال کی عمر ہو اس سے کم کی قربانی جائز نہیں ہے زائد ہو تو افضل ہے۔

بکرا۔ بکری۔ دنبہ۔ مینڈھے۔ بھیڑ۔ دُنبی۔

کم از کم ایک سال کی عمر ہو اس سے کم جائز نہیں زائد ہو تو افضل ہے۔[1]

مسئلہ:-

قربانی کے جانوروں کی عمر پورا ہونے کی ظاہری علامت دُندا ہونا یعنی دو دانت کا ہونا ہے۔

نوٹ:-

بکرا۔ دنبہ۔ بھیڑ ایک سال کے ہوں تو ان کے سامنے کے دو دانت گر جاتے ہیں۔ اونٹ پانچ سال کا ہو کر اور گائے بھینس دو سال کے ہوں تو سامنے کے دو دانت گرا دیتے ہیں۔ لہٰذا کھیرے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

---

[1] چھ ماہ کے فربہ بھیڑ و دنبے کا ستر آ گئے آ رہا ہے

کیا کھیرے جانور کی قربانی جائز ہے؟

اگر کسی طرح مکمل یقین ہو جائے کہ عمر پوری ہو گئی ہے. مثلاً گھر کا پلا ہے تو اسکی قربانی شرعاً جائز ہے خواہ دندا ہو یا نہ ہو. یعنی اسکے سامنے کے دو دانت ابھی نہ گرے ہوں. اور بظاہر کھیرا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے.

دراصل عمر کا اعتبار ہے.

ہاں آجکل عام کاروباری لوگوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے بلکہ دو دانت باقاعدہ دیکھ کر خریدنا چاہیئے.

6 ماہ کا جانور

دنبہ اور دنبی میں سے کوئی جانور اگر اتنا بڑا اور موٹا تازہ ہو اور دور سے دیکھیں تو سال بھر کا معلوم ہو تو قربانی جائز ہے.

(درمختار)

مگر بکرے یا بکری کا کم از کم ایک سال مکمل عمر والا ہونا ضروری ہے.

مستحب ہے کہ قربانی کا جانور خوبصورت، موٹا تازہ اور بڑا ہو.

حدیث:-

اللہ کے نزدیک پسندیدہ قربانی وہ ہے جو زیادہ مہنگی اور زیادہ فربہ یعنی موٹی تازی ہو

(سنن کبریٰ)

سوال :-

چھ ماہ کا بچہ یعنی بھیڑ کا لیلا قربانی کے لیے جائز ہے یا نہیں
یعنی بھیڑ (نر یا مادہ) جسکی عمر چھ ماہ ہو مگر موٹا تازہ اور بڑا
جانور ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا دکھائی دے اسکی قربانی
کا کیا حکم ہے ؟

جواب

یہ اجازت دُنبہ یا دُنبی میں ہے جن میں چکّی ہوتی ہے۔
اس بات پر اکثر علماء کا اتفاق ہے۔ علامہ نور اللہ نعیمی علیہ الرحمہ
کی تحقیق کے مطابق یہ رعایت صرف دُنبہ میں ہے جبکہ اکثر علماء احناف
اور صاحب بہار شریعت کے نزدیک دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ اگر
اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو
اس کی قربانی جائز ہے۔ (بہار شریعت حصہ 15 ص 340)

ھٰھنا بحث طویل فمن اراد التحقیق والتفصیل فلیرجع الی المراجع
(القادری)

قربانی اور عقیقہ

مسئلہ :- قربانی کا جانور اگر بڑا ہے جس میں کئی حصے شامل
کیے جا سکتے ہیں مثلاً گائے یا اونٹ تو اس میں عقیقے کے حصے شامل
کرنا بھی درست ہے بلکہ ہر وہ شخص شریک اور حصہ دار ہو سکتا ہے
جس کا مقصد اللہ کے لیے خون بہانا ہو اور اس خون بہانے کے
ذریعے وہ اللہ کی عبادت اور نیکی و قربت کی نیت رکھتا ہو۔

فتاوی قاضی خان میں ہے " اگر بعض شرکاء نے قربانی کی نیت کی بعض
نے حج تمتع کی قربانی کی، بعض نے حج قران کی قربانی کی، بعض نے حرم کے
اندر شکار کے جرم کے فدیے کی نیت کی اور بعض نے بچے کے عقیقے کی
نیت کی تو تمام کی طرف سے درست ہے۔"
(فتاوی قاضی خان، برحاشیہ عالمگیری ج ۳)

مسئلہ :- شرکاءِ قربانی میں سے کسی ایک کی نیت بھی محض گوشت
کے حصول کی ہو تو کسی کی بھی قربانی نہ ہو گی بلکہ ضروری ہے کہ سب کا مقصد
اللہ کے لیے خون بہانا ہو اور اس خون بہانے کے ذریعے وہ تقرب
الی اللہ، اللہ کی عبادت اور نیکی و قربت کی نیت رکھتے ہوں۔

یاد رہے کہ عقیقہ بھی تقرب کی ہی ایک صورت ہے۔
(دیکھئے شامی ج ۵)

عقیقے کا گوشت

مسئلہ: عقیقے کے گوشت کا وہی حکم ہے جو قربانی کے گوشت کا ہے۔ بچے کے والدین اور سب گھر والے بھی عقیقے کا گوشت استعمال کر سکتے ہیں سارے کا سارا تقسیم کر دیا جائے یا مہمانوں کو پکا کر کھلا دیا جائے یا کچا تقسیم کر دے، سب صورتیں جائز ہیں۔ پکا کر کھلانا کچا تقسیم کرنے سے افضل ہے۔ مستحب یہ ہے کہ قربانی کی طرح عقیقے کے گوشت میں بھی تین حصے کرے۔ ایک حصہ اپنے لیے، ایک اقارب کے لیئے اور ایک فقراء و مساکین کے لیئے۔

(دیکھئے فتاوی رضویہ ج۔۳)

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور (گائے، بھینس، اونٹ) میں قربانی کے ساتھ ساتھ عقیقہ کا حصہ بھی ڈال سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ لڑکے کے لیئے دو اور لڑکی کے لیئے ایک حصہ ہو۔ اگر استطاعت نہ ہو تو لڑکے کے لیئے ایک حصہ بھی ڈالا جا سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ عقیقہ کا جانور بھی انہیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیئے جیسا قربانی کیلئے ہوتا ہے۔ (بہار شریعت)

جانور ذبح کرنے کے چند ضروری مسائل

گلے میں چند رگیں ہیں ان کے کاٹنے کو ذبح کہتے ہیں اور اس جانور کو جسکی وہ رگیں کاٹی گئیں ذبیحہ کہتے ہیں۔ جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔

(۱) حُلقوم:۔

یہ وہ رگ یعنی نالی ہے جسمیں سانس آتی جاتی ہے۔

(۲) مُرِی:۔

یہ وہ رگ (نالی) ہے جسمیں کھانا پانی اترتا ہے۔

(3.4) وَدَجَیْن:۔

مری و حلقوم کے ارد گرد دو رگیں ہیں، جن میں خون کی روانی ہے جانور کے حلال ہونے کے لیئے ضروری ہے کہ ذبح کی چار رگوں میں سے کم از کم تین کٹ جائیں۔ یا چاروں رگوں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے۔

مسئلہ:۔ ذبح سے جانور حلال ہونے کیلئے شرط ہے کہ ذبح کرنے والا عقلمند ہو۔ جو ذبح کرنا جانتا ہو اور اس پر قدرت بھی رکھتا ہو نیز یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو۔ یا کتابی ہو۔

مسئلہ:۔ جانور کاٹنے اور کٹوانے والے کو چاہیے کہ اجرت پہلے طے کر لیں۔ جہاں اجرت ثابت ہو اور بلا اجرت کام نہ ہوتا ہو وہاں اجرت طے ہونا یا طے کرنا واجب ہے۔ "جو مناسب ہوگا" "خوش کر دیں گے" "تم دیکھ لیں گے" "جو آپ چاہیں" وغیرہ یہ الفاظ کافی نہیں۔

طے کئے بغیر اجرت لینا۔ دینا جائز نہیں۔ کرایہ، تنخواہ، مزدوری کا سب پہلے ہی سے طے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ اس لین دین میں دونوں فریق گنہگار ہوں گے۔ ہاں جس جگہ معاملہ ایسا ہو کہ کام کروانے والے نے کہا "کچھ نہیں دوں گا"، اس نے کہا "کچھ نہیں لوں گا"۔ اور پھر اپنی مرضی سے دے دیا تو اس لینے اور دینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ اَقْلَف کا ذبیحہ حلال ہے۔ اقلف سے مراد وہ شخص کہ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

مسئلہ:۔ ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو ذبح حلال

ہے۔ ہاں جان بوجھ کر بسم اللہ نہ کہی تو جانور حرام ہے

(ھدایہ۔ کتاب الذبائح)

مسئلہ:۔ جانور کے گلے میں ایک گھنڈی ہوتی ہے یعنی گلے کی ابھری ہوئی ہڈی۔ اس ہڈی کے درمیان ذبح کرنے کا حکم ہے یعنی گھنڈی کا لحاظ رہے۔ اگر اس ہڈی سے اوپر ذبح ہو گیا تو یہ ذبح فوق العقدہ ہے اور اسمیں علماء کا اختلاف ہے کہ جانور حلال ہوگا یا حرام؟ فتویٰ اس پر ہے کہ اگر تین رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے ورنہ نہیں۔

(درمختار)

مسئلہ:۔ کتابی کے ذبیحہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ بلکہ بعض علماء تو موجودہ کتابیوں کے ذبیحے کو حرام قرار دیتے ہیں۔

اجتماعی قربانی کا گوشت درست وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں۔

(بہار شریعت)

ے دور حاضر کے یہودی و عیسائی

مسئلہ: اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ کہا بلکہ اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ذکر کر دیا جب بھی جانور حلال ہو جائیگا۔

مسئلہ: کتابی[1] سے قربانی کا جانور ذبح کروانا مکروہ ہے۔ اگرچہ وہ مسلمان کے سامنے اللہ کا نام لیکر ذبح کرے، کیوں کہ قربانی سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اسمیں کافر سے مدد نہ لی جائے۔ تقرب الی اللہ مسلمان سے ذبح کروانے سے ہوتا ہے۔

مسئلہ: قربانی کا گوشت کافر حربی[2] کو نہ دے۔ اگر وہ غریب اور حاجت مند ہو تو کسی اور ذریعے سے مدد کر دے۔

مسئلہ: عورت ذبح کر سکتی ہے کوئی حرج نہیں (بخاری ج 2 صفحہ 827 دیکھیے)

مسئلہ: قربانی کا چمڑا۔ جانور کی جھول۔ رسی۔ گلے کا ہار وغیرہ سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔ قربانی کے چمڑے کو بیچ نہیں سکتا۔ اگر بیچ دیا تو قیمت صدقہ کر دے۔ قربانی کے چمڑے کو ہلاک کئے بغیر یعنی باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں بھی لا سکتا ہے۔ مثلاً جانماز، مشکیزہ دستر خوان بنا لے یا بیٹھنے کے لئے چٹائی بنا لے جائز ہے۔

[1] یہودی یا عیسائی
[2] فی زمانہ ہر غیر مسلم کافر حربی کے حکم میں ہے۔ (فتاوی رضویہ)

اونٹ کو ذبح کرنا کیسا ہے نیز نحر کرنے کا طریقہ بھی بتا دیجئے؟

اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے۔ نحر یہ ہے کہ اونٹ کے حلق کے آخری حصے میں نیزہ یا چھرا وغیرہ کوئی دھار دار چیز داخل کرکے رگیں کاٹ دینا۔

اونٹ کے علاوہ باقی جانوروں یعنی گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے۔ اور اگر اسکا عکس کیا یعنی اونٹ کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو نحر کیا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہو جائیگا، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے۔ (بہار شریعت حصہ 3 بحوالہ در مختار)

شرکاء قربانی باہم اندازے سے گوشت تقسیم کر دیں اور گنہ گار بھی نہ ہوں اسکا کوئی حیلہ بتا دیں؟

اسکا ایک حیلہ تو پہلے گذر گیا دوسرا حیلہ یہ ہے کہ گوشت تقسیم کرتے وقت اسمیں کوئی دوسری جنس مثلاً کلیجی شامل کر لی جائے تو اب اندازے سے بھی تقسیم کر سکتے ہیں (در مختار ج 9)

اگر کئی چیزیں مثلاً کلیجی۔ سری۔ پائے وغیرہ ڈالی ہیں تو گوشت کیساتھ ان چیزوں میں سے کوئی ایک چیز دینا بھی کافی ہے ہر ایک چیز میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا لازمی نہیں دینا چاہیں تو حرج بھی نہیں ہے۔

گوشت کے جائز اور ناجائز حصے

حلال جانور کے سب اجزا حلال ہیں مگر مندرجہ ذیل چیزیں ناجائز ہیں۔

- رگوں کا خون
- پتا
- مثانہ
- نر اور مادہ کی علامت
- کپورے
- حرام مغز
- غدودیں۔
- جگر کا خون یعنی کلیجی کا خون
- گردن کے دو پٹھے،
- تلی کا خون
- گوشت کا وہ خون جو بعد ذبح گوشت میں سے نکلتا ہے۔
- دل کا خون
- پاخانے کا مقام
- آنتیں
- پیٹ سے برآمد ہونے والا وہ بچہ وہ بچہ جو ذبح کرنے سے پہلے مر گیا۔
- البتہ کلیجی حلال ہے۔

نوٹ :- دم مسفوح یعنی بوقت ذبح بہنے والا خون نص قطعی سے حرام ہے باقی ممنوعہ چیزیں دیگر دلائل شرعیہ سے مکروہ و ممنوع ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردے اور تلی کا کھانا ناپسند فرمایا البتہ شرعاً یہ حلال ہیں

(القادری ڈیروی)

کیا اوجھڑی کھانا گناہ ہے ؟

اوجھڑی کھانا جائز ہے یا ناجائز و گناہ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ اوجھڑی نہ کھائی جائے کہ اس میں جانور کا گوبر بھرا رہتا ہے۔ اور گوبر ناپاک چیز ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ حبیب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں پاکیزہ دین عطا فرمایا جس دین میں طہارت و نظافت کا درس ہے۔ تو اس طرح کی چیزیں نہ کھائیں جو حرام مکروہ یا ناپسندیدہ ہیں۔ یہ چیزیں مسلمانوں کے کھانے کی نہیں۔ انہیں تو حلال پاکیزہ اور ستھری چیزیں کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جب کچا پیاز اور لہسن کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا پیشاب کی گذرگاہ ہونے کی وجہ سے گردے کھانا ناپسند فرمایا تو اوجھڑی کھانا شرعاً مکروہ کیوں نہ ہو۔

لہٰذا اگرچہ اوجھڑی کے ناجائز ہونے کی صراحت کسی حدیث میں نہ بھی ہو علمائے کرام نے مثانہ پر قیاس کرتے ہوئے اوجھڑی کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ مثانہ کے ناجائز ہونے پر حدیث کی نص موجود ہے۔

(القادری ڈیروی)

قربانی کا طریقہ، سنتیں اور آداب

ذبح سے پہلے قربانی کے جانور سے منفعت حاصل کرنا مکروہ ہے۔ قربانی کے جانور کی خوب دیکھ بھال کرے۔ قربانی سے پہلے بھی اسے چارہ پانی دے دیں۔ بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔ ایک کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کریں۔ جانور کے سامنے چھری تیز نہ کریں۔ مگر اس سے پہلے چھری تیز کر لیں اور ضروری سامان تیار کر کے رکھیں۔

جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ ذبح کرنے والا اپنا داہنا پاؤں جانور کے داہنے پہلو پر رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے جلد ذبح کرے اور ذبح سے قبل یہ دعا پڑھے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ (بہار شریعت حصہ ۱۵ ص 352)

جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا داہنا پاؤں رکھ کر اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیں۔

اگر قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(بہار شریعت ص ۳۵۲)

صدقات و زکوٰۃ اور
قربانی کا مصرف

زکوٰۃ ۔ صدقہ ۔ نظرانہ ۔ روزوں کا فدیہ وغیرہ صدقات کا مصرف غریب و نادار اور حاجت مند لوگ ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۶۰)

صدقات تو انہی لوگوں کے لیئے ہیں جو محتاج اور نادار ہیں۔ اور ان کو وصول کرکے لانے والے اور وہ لوگ جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھڑانے یعنی غلام آزاد کرنے میں، اور مقروض لوگ اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہے اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔

یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ صدقات کے مستحق کون لوگ ہیں۔

صدقات کا اصل محل اور مصرف کیا ہے۔ اس آیہ کریمہ میں مندرجہ ذیل آٹھ مصارف صدقات کو بیان کیا ہے۔

(۱) فقراء۔ (2) مساکین

(3) صدقات وصول کرنے پر حاکم اسلام کی طرف سے مقرر کیے گئے عمال۔

(4) مولفۃ القلوب: وہ لوگ جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دینا اور اسلام کی طرف مضبوطی سے مائل کرنا مقصود ہو۔

(5) الرقاب: اس سے مراد مکاتبین یعنی وہ غلام جن کو ان کا مالک کہے تم اتنی رقم دو یا اس قدر بہ کر دو یا اتنا کما کر دو تو تم آزاد ہو۔

(6) الغارمین: مقروض لوگ جو قرضے کے بوجھ تلے دبے ہوں۔

(7) فی سبیل اللہ: یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ اس میں مجاہدین۔ طلباء علم دین وغیرہ شامل ہیں۔

(8) ابن السبیل: وہ مسافر جو مالک نصاب نہیں یا مالک نصاب تو ہے مگر اس کا مال وطن میں ہے۔ اور بحالت سفر اسکے پاس کچھ نہیں۔ یا ہے مگر اتنا نہیں کہ گھر تک پہنچ جائے۔

نوٹ:۔

زکوٰۃ کے مصارف میں سے عاملین زکوٰۃ، مولفۃ القلوب، غلام فی زمانہ مفقود ہیں۔

صدقہ دینے میں ترتیبِ افضلیت :-

صاحبِ درمختار علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب درالمنتقیٰ فی شرح الملتقیٰ میں فرماتے ہیں۔

فقیر نمازی کو زکوٰۃ صدقہ دینا فقیر بے نمازی کو دینے سے افضل ہے۔

فقیر عالم پر صدقہ کرنا جاہل پر صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

سب سے پہلے اپنے قرابت داروں کو دے جو مستحق ہوں۔

افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائی اور اس کی اولاد کو دے۔

پھر اپنے چچا اور پھوپھی اور ان کی اولاد کو دے۔

پھر اس کے بعد پڑوسی پھر اہل محلہ پھر اس کے بعد جہاں چاہے صدقہ و خیرات کرلے۔

(درالمنتقیٰ فی شرح الملتقیٰ علی حاشیہ مجمع الانہر ج اول ص ۲۲۶)

مسئلہ: قربانی کی کھال مسجد پر صرف کرنا جائز ہے۔ اسی طرح قربانی کی کھال و گوشت جس طرح خود استعمال کر سکتا ہے اسی طرح غنی و فقیر کو بھی پیش کر سکتا ہے۔

طحطاوی علی الدر ج ۴ ص ۱۶۸ میں ہے يَهَبُ مِنْهَا مَا شَاءَ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ

نمازِ عید

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز واجب ہے۔ دونوں نمازوں کے پڑھنے کا طریقہ ایک جیسا ہے۔ دونوں میں ہر رکعت میں چھ بار اللہ اکبر کہنا واجب ہے اور چھ تکبیرات زوائدہ کہلاتی ہیں۔ جو نماز کی تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقالات کے علاوہ ہیں۔ نماز جمعہ کی طرح عید کی نماز بھی جماعت کے بغیر تنہا نہیں پڑھی جا سکتی۔

نمازِ عید کا طریقہ (عیدالاضحیٰ)

نیت :- نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز عیدالاضحیٰ واجب کی ساتھ زائد واجب چھ تکبیروں کے واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ میرا قبلہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے اللہ اکبر

تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز کی طرح ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھے۔ ثناء پڑھنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر اسی طرح اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے اور پھر تیسری بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اب امام قرأت کرے گا اور حسبِ معمول رکعت مکمل کرے گا دوسری رکعت میں سب سے پہلے امام قراءت کرے گا پھر رکوع میں جاتے سے پہلے تین زائد تکبیریں اسی

طریقے سے کہی جائیں گی اور ہر بار ہاتھ چھوڑ دیں گے۔ چوتھی تکبیر رکوع کے لیئے کہی جائے گی اور حسب قاعدہ نماز مکمل کی جائے گی سلام پھیرنے کے بعد امام کھڑے ہوکر دو خطبے دے گا ان کو توجہ سے سننا واجب اور اس دوران سلام و کلام منع ہے۔

نوٹ:۔ پہلی رکعت میں تین زائد واجب تکبیریں قراءت سے پہلے ہوں گی اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد (رکوع میں جانے سے پہلے) کہی جائیں گی۔

عید کی تکبیروں کے مسائل

مسئلہ:۔ پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد شامل ہونے والا اسی وقت تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کرلی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر امام کو رکوع میں پایا تو کھڑے کھڑے تین زائد تکبیریں کہے پھر رکوع میں شامل ہو اگر گمان ہے کہ امام رکوع سے سر اٹھالے گا تو رکوع میں شامل ہوکر رکوع کے اندر تین زائد تکبیریں کہہ لے (عالمگیری)

مسئلہ:۔ جس کی کوئی رکعت فوت ہوگئی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ رکعت کے اندر تین زائد تکبیریں کہے (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر امام تکبیرات کہنا بھول گیا اور رکوع میں یاد آیا تو

واپس لوٹ آئے اور تکبیرات کہے آخر میں سجدۂ سہو کرے (عالمگیری)

مسئلہ:۔ پہلی رکعت میں امام تکبیرات بھول گیا اور قراءت شروع کردی تو قراءت کے بعد تکبیریں کہہ لے یا رکوع میں کہہ لے اور دوبارہ قراءت کرنے کی ضرورت نہیں یعنی قراءت کا اعادہ نہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر کسی کی نماز عید نکل گئی تو اس کی قضاء نہیں۔ ہاں چاہے تو چار رکعت نماز نفل چاشت ادا کرلے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے (عالمگیری)

تکبیرات تشریق

9 ذی الحج کی فجر سے 13 ذی الحج کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے پڑھنا واجب اور تین بار افضل ہے تکبیر تشریق یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۝

(تنویر الابصار)

تکبیرات تشریق سلام کے فوراً بعد واجب ہیں تکبیر تشریق مقیم پر واجب ہے مسافر یا عورت پر واجب نہیں۔ ہاں اگر انہوں

نے مقیم امام کی اقتداء کی تو ان پر بھی واجب ہے۔ تکبیر تشریق نماز جمعہ کے بعد بھی واجب ہے اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔

(درمختار ، جوھرہ)

مسئلہ :- جس کی کوئی رکعت رہ گئی جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرے گا تو اُس وقت اُس پر تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔

مسئلہ :- اکیلے نماز پڑھنے والے پر تکبیر تشریق واجب نہیں کہہ لے تو بہتر ہے۔ اسی طرح عورت پر بھی واجب نہیں۔ کہہ لے تو بہتر ہے۔

ہاں عورت نے باجماعت نماز پڑھی اور امام مقیم کی اقتداء کی تو اس عورت پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے۔

مسئلہ :- امام مقیم نے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق نہ کہی پھر بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے اگرچہ مقتدی مسافر یا دیہاتی ہو یا عورت ہو (درمختار)

مسئلہ :- عیدگاہ آتے اور جاتے بھی بلند آواز سے یہ تکبیر کہنا چاہیئے۔ جبکہ نماز عید الفطر کے لئے آتے اور جاتے ہوئے یہی تکبیر آہستہ آواز میں کہے۔

عید الضحیٰ کا خطبہ

نماز عید کا سلام پھیرنے کے بعد امام کا 9 بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔ پھر منبر پر بیٹھنے سے پہلے پہلا خطبہ پڑھے اور بیٹھ جائے۔ 7 بار اللہ اکبر کہہ کر دوسرا خطبہ پڑھے اور منبر سے اترنے سے پہلے 14 بار اللہ اکبر کہے۔ خطیب جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا واجب ہے۔ حتیٰ کہ اس حالت میں سلام اور جوابِ سلام بھی حرام ہے۔ حاضرین پر خطبہ سننا واجب ہے خواہ وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا عید الفطر کا ہو۔ عید الضحیٰ کا ہو یا نکاح کا۔

(درمختار)

خطبہ سنتے وقت کھانا۔ پینا۔ بات چیت کرنا۔ اگرچہ امر بالمعروف ہو۔ دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا۔ آمین کہنا۔ درود پڑھنا سب منع ہے

(شامی کتاب الصلوٰۃ۔ باب الجمعہ)

عید الضحیٰ کا پہلا خطبہ :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَبَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ

الحمد لله كما ينبغي لجلال وجهه الكريم ۝
الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر
الله اكبر ولله الحمد ۝
وافضل صلوات الله وتسليماته على سيد الانبياء
والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد
فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله
الرحمن الرحيم قل ان صلوتي ونسكي ومحياي
ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك
امرت وانا اول المسلمين صدق الله العظيم
وقال النبي صلى الله عليه وسلم حسنوا ضحاياكم فانها
على الصراط مطاياكم فيا ايها المؤمنون اعملوا ان
يومكم يوم عظيم وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم
ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب
الى الله من اهراق الدم او كما قال صلى الله عليه وسلم -
الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر
الله اكبر ولله الحمد ۝

عید الضحیٰ کا دوسرا خطبہ

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل
عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيات
اعمالنا . من يهده الله فلا مضل له
ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا
محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وآله وسلم
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد
وعلى آله واصحابه اجمعين خصوصا على افضل
البشر بعد الانبياء بالتحقيق امير المؤمنين سيدنا
ابي بكر الصديق رضي الله عنه وعلى امير المؤمنين
سيدنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه وعلى امير
المؤمنين سيدنا عثمان بن عفان رضي الله عنه
وعلى امير المؤمنين سيدنا علي بن ابي طالب رضي
الله عنه وعلى سيدة النساء فاطمة الزهراء
رضي الله عنها وعلى الامامين الهمامين السعيدين

الْمَهْدِيَّيْنِ سَيِّدِنَا حَسَنٍ وَسَيِّدِنَا حُسَيْنٍ رضی اللہ عنہما وعلیٰ عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ سَيِّدِنَا حَمْزَه وَسَيِّدِنَا عبّاس رضی اللہ عنہما وعلیٰ سَآئِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وعلیٰ عِبَادِ اللہ الصّٰلِحِيْنَ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اللہ اکبر اللہ اکبر کبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللہِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اللہ اکبر اللہ اکبر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

---

۱ اَلْمَهْدِيَّيْنِ

کافر کو قربانی کا گوشت دینا مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی یا خلاف اولیٰ؟

اس وقت کے کفار حربی ہیں لہٰذا ان کو قربانی کا گوشت دینا بعض علماء کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم واقعی ضرورتمند ہو اور کوئی شرعاً ممانعت نہ ہو تو کسی اور ذریعے سے اس کی مدد کر دے۔

کفار حربی

وہ کفار حربی کہلاتے ہیں جنہوں نے حکومت اسلامیہ سے جزیہ کے بدلے اپنی جان و مال کی حفاظت کا عہد نہ کیا ہو۔

ایام تشریق کون سے ہیں ان میں روزے رکھنا کیسا؟

ایام تشریق پانچ ہیں۔
نو ذوالحجہ تا تیرہ ذوالحجہ
نو ذوالحجہ کا روزہ بہت فضیلت رکھتا ہے البتہ حاجی کیلئے منع ہے۔ باقی چار ایام دس، گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحجہ میں روزہ رکھنا مطلق" مکروہ تحریمی ہے۔

ایک کپورے والے جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

ایک کپورے والے جانور کی قربانی جائز ہے کیونکہ اس باب میں ایسے جانور کو عیب دار شمار نہیں کیا گیا۔

غنی کا قربانی کا جانور گم ہو گیا یا چوری ہو گیا یا مر گیا یا ایسا عیب دار ہو گیا کہ جس کی قربانی ناجائز ہے کیا اس شخص پر دوسرا جانور خریدنا واجب ہے؟

مذکورہ صورت میں اس شخص پر دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہے۔

حدیث میں حاجی کے لیے عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ رکھنا منع ہے۔ لہٰذا یہ روزہ حاجی کیلئے مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟

علماء احناف کے نزدیک حاجی کیلئے یہ روزہ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟ کتب فقہ میں فقیر کو اسکی تصریح نہیں ملی۔

آج کل اکثر دیہاتوں میں بھی نماز عید پڑھنے کا رواج ہے اگر ایسے دیہات میں صبح صادق کے بعد نماز عید سے پہلے قربانی کر دی تو حکم کیا ہے؟

اگر ایسے دیہات میں صبح صادق کے بعد نماز عید ادا کرنے سے قبل جانور ذبح کر دیا گیا جہاں نماز عید واجب نہیں ہے تو قربانی ہو جائیگی

مسئلہ: ۔ اگر جانور کا سینگ اتر گیا تو اسکی قربانی جائز ہے
جبکہ صرف خول اترا ہو۔ اگر سینگ جڑ سے نکل گیا تو جائز نہیں۔

مسئلہ: ۔ قربانی کی کھال اور گوشت کا حکم صدقہ فطر یا زکوٰۃ
کیطرح نہیں لہٰذا واجب نہیں کہ کھال اور گوشت کو صدقہ کرے
بلکہ خود بھی رکھ سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے گزرا۔

مسئلہ: ۔ قربانی کی کھال مساجد، دینی مدارس یا اور ہر کار خیر میں
صرف کی جاسکتی ہے۔ امام مسجد کو بھی اعانت کے طور پر دے
سکتے ہیں۔ تنخواہ کے طور پر نہیں دے سکتے۔

مسئلہ: ۔ جس جانور کی پیدائشی دم نہ ہو اسکی قربانی
ناجائز ہے۔

(فتاوی امجدیہ ص 32)

مسئلہ: ۔ اگر صرف نام کے اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) ہوں اور حقیقتاً نیچری اور
دہریہ مذہب رکھتے ہوں، جیسے آجکل عموماً نصاریٰ کا کوئی مذہب ہی نہیں تو ان
سے نکاح ہو سکتا ہے نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ (شرعی) ہوتا بھی نہیں
(دیکھئے بہار شریعت حصہ ۷ صفحہ 13 مکتبۃ المدینہ)

اختتامیہ

الحمدللہ فقیر محمد صادق القادری نے عید الاضحیٰ اور قربانی وغیرہ سے متعلق
چند اہم مسائل کو جمع کر کے آپکی خدمت میں پیش کیے ہیں۔
امید ہے آپ اس کتاب سے فائدہ بھی اٹھائیں گے اغلاط پر ہمیں
نشاندہی بھی فرمائیں گے اور دعائے خیر سے بھی نوازیں گے۔
انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں جدید ترتیب و اضافے
کیساتھ مزید بہتر انداز میں ان مسائل کے مجموعے کو پیش کرنے کی کوشش
کریں گے۔

فقیر نے کتب احادیث کیساتھ ساتھ زیادہ تر مواد فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ
شامی، ہدایہ، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت سے لیا ہے۔ اسکے علاوہ
فتاویٰ نوریہ (از فقیہ العصر علامہ نور اللہ نعیمی علیہ الرحمہ)، تفہیم المسائل (مجموعہ فتاویٰ از
مفتی منیب الرحمٰن ہزاروی) سے بھی استفادہ کیا ہے۔ علامہ محمد ابراہیم چشتی
آف گجرات پاکستان کی تحقیقات سے بھی روشنی حاصل کی ہے۔

فجزاهم الله احسن الجزاء

فی الحال ذکر کردہ مسائل پر رسالے کی تکمیل کرتے ہوئے مناجات
رضا کیساتھ اپنی تحریر کا اختتام کرتے ہیں جو مسائل رہ گئے ہیں
انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں شامل کیے جائیں گے۔

محمد صادق قادری ڈیروی
25 ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ
12 اکتوبر 2013ء
بروز بدھ
حال مقیم رضا آباد فیصل آباد

مناجات

از
امام اہلسنت، مجدد دین وملت
شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیسِ خلوتِ شبہائے من!

ما خطا آریم و تو بخشش کنی
نعرۂ اِنی غفور می زنی!

پُر کن از مقصد تہی داماں ما!
از تو پذیرفتن زما کردن دعا

از طفیلِ آں کتابِ مستقیم
قوتِ اسلام زادہ اے کریم

کیست مولائے برا ز رب جلیل
حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل!

صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥